نور افشان

قیمت سالیانہ بلا محصول عیعہ — حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہی — قیمت سالیانہ معہ محصول عہ

نمبر ۱۸ جلد ۳ — لودیانہ ۶ مئی ۱۸۷۵ء — قیمت فی پرچہ ۶ پائی

اشتہار

کتاب ڈرائینگ یعنی اصول نقشہ کشی

یہہ کتاب یورپ کے علوم جدیدہ میں سے مندرجہ عنوان مضمون پر مشتمل ہی۔ اور ماسٹر کورامل صاحب سابق ڈرائینگ ماسٹر ٹامسن کالج روڑکی وحال ڈرائینگ ماسٹر گورنمنٹ اسکول امرتسر اسکے مؤلف ہیں۔ ماسٹر موصوف نے عام فایدہ کے لئے کمال عرقریزی کرکے مستند اور مروج انگریزی کتابوں خصوصاً ملفرڈ صاحب کی ڈرائینگ منویل سے جو کہ زمانہ دراز سے کالج میں مروج ہی اسکا ترجمہ کیا ہی اور نیز اپنے تجربات سے اُن مشکلات کو جو اکثر ادنے درجہ کے طلبا کو پیش آتی ہیں حل کرکے اسمیں ایزاد و شامل کیا ہی گو یہہ کار آمد علم جو انجینیرنگ کا اصول ہی ہندوستان میں تھا مگر انگریزی میں ہونیکی وجہ سے ابتک بہت کم لوگ اہل علم سے مستفید ہوئے۔ مطبع وکیل ہندوستان امرتسر میں ماسٹر ممدوح کے اہتمام سے روز بروز یہہ کتاب مذکور چھپ رہی ہی اور تھوڑے عرصہ میں تمام ہو جاویگی یہہ کتاب کاغذ عمدہ ۲۰ × ۲۶ کے آٹھویں حصہ کے صفحوں پر جو وزن میں فی رم ۲۸ پونڈ ہی چھپتی ہی اور تقریباً تین سو صفحوں پر ختم ہوگی۔ چونکہ یہہ کام نظر بحالات تعلیم ہندوستان نیا ہی لہذا قیمت اِسکی بعد تیار ہونے کے معلوم ہوگی شایقین اپنی درخواستیں ماسٹر محتشم الیہ کے پاس بھجوائیں +

اور فہرست مضامین یہہ ہی

فصل اول۔ بیان میں ہدایات نقشہ کشی اور استعمال آلات اور پسندیدگی کاغذ وغیرہ کے +

فصل دوم۔ درباب پریکٹیکل جامیٹری یعنی نقشہ کشی بالہندسہ +

فصل سوم۔ بیان انگریزی حروف چھاپہ کا جنکو پرنٹنگ کہتے ہیں +

فصل چہارم۔ بیان میں پیمانوں کے +

فصل پنجم۔ بیان میں طرح طرح کی قوسوں کے +

فصل ششم۔ دربیان ڈیسکرپٹیو جامیٹری +

فصل ہفتم۔ دربیان پروجکشن سطوح اور مجسمات کے جو کہ خطوط مستقیم اور قوسدار خطوط سے محدود ہیں +

فصل ہشتم۔ بیان میں تراشہائے اشکال مجسم کے سطوح سے اور تقاطع اشکال مجسم کے +

فصل نہم۔ درباب اسومیٹریکل پروجکشن +

فصل دہم۔ بیان میں سایہ کے +

فصل یازدہم۔ دربیان پرسپکٹو +

فصل دوازدہم۔ کنٹور اور فیگر و پلین کے بیان میں +

فصل سیزدہم۔ بیان میں اصول ٹیلوں کے ڈھال کے +

فصل چہاردہم۔ بیان میں نشیب و فراز ظاہر کرنے پہاڑ وغیرہ کے بذریعہ کمی و بیشی سایہ کے +

فصل پانزدہم۔ بیان میں خول اشکال مجسم کے +

فصل شانزدہم۔ کلوں کے بیان میں +

فصل ہفتدہم۔ دربیان علامات نقشہ و رنگ وغیرہ +

فصل ہجدہم۔ ٹاپوگریفیکل ڈرائنگ کے بیان میں +

رسید زر

بابو نوبین چندر صاحب انسٹیٹیوٹ کپورتھلہ رندھیر کالج	[illegible]
پادری آر بیٹمین صاحب مادھو پور	[illegible]
منشی شنکر لال صاحب نایب وکیل میواڑ	[illegible]
منشی غلام محی الدین صاحب سکنڈ ماسٹر از راہوں	[illegible]
منشی کریم بخش صاحب رجمنٹ ۱۱ از جبلپور	[illegible]
منشی رگھبیر دیال صاحب از چھاونی جالندہر	[illegible]
مسٹر جان کاسٹر از بہٹ ضلع سہارنپور	[illegible]
منشی حسین میاں صاحب جالنہ علاقہ نظام دکھن	[illegible]

بقیہ ہندوستان کی بعض نامی عورات کا تذکرہ

تاہم وہ زمانے ایسی عورات سے خالی نہ تھے جو عالی حوصلہ اور تیغ بہادر تھیں اور راستبازی میں بھی شہرۂ آفاق - بلکہ قریب کے پچھلے زمانہ میں بھی یہہ فرقہ چنداں گمنام نہیں رہا کیا ایلیا بائی ہلکر کی بہو کا نام بھول گیا جو گھلے منہہ دربار میں بیٹھ کر ۱۷۶۵ء میں اپنے ہاتھ سے ریاست کا انتظام خاطر خواہ طور پر کرتی رہی اور برہمنوں نے اسکی لیاقتیں بزرگ مردوں پر بھاری دیکھ کر اُسکو اوتار کا خطاب دیا تھا جسونت راؤ کی پیاری رانی تلسی بائی کو دیکھو جو عین جوانی اور حسن وجمال کے زمانہ یعنے ۱۸۱۷ء میں باسواری فیل مرہٹا اسواری فوج کی سرپرستی کرتی رہی ہلکر کی بہن بھیما بھی کچھ کم نہیں گذری جو ۱۸۲۲ء میں سپہسالار بنکر ہلکر کے رسالے کے آگے آگے چلا کرتی تھی - بھوپال کی سکندر بیگم کے دو وزیر تھے ایک ہندو اور ایک مسلمان اور اُن دونوں پر ایک عیسائی وزیر اعظم تھا - یہہ بیگم خود بڑی محنت کش تھی دن کے دس گھنٹے برابر ریاست کے کاروبار میں صرف کیا کرتی تھی جب دربار میں بیٹھتی تو برقعہ نہیں اُوڑھتی تھی جنگی فوج اور پولیس کی خود حاضری لیتی اور کل معاملات ملی اور ملکی اپنی نظر میں رکھتی - ملک کا دورہ بھی کرتی اور پھر نیزہ بازی کے کرتب اور شکار کے شغل کے لئے بھی وقت نکالتی اِس بیگم کی بیوقلم نے جو آجکل بھوپال پر حکمران ہو غدر ۱۸۵۷ء میں پہلے درجہ کی وفاداری دکھلائی - ہندوستان میں صرف یہی ایک بیگم ہو جو ستارہ ہند کے معزز خطاب سے مشرف ہوئی ۔

اب ہم اخیر میں مختصر سا حال پنجاب کی رانی جند کور کا لکھتے ہیں جو قدر میں تو شاید کچھ بڑی نہ تھی مگر شہرت میں اِن سب بیگمات سے بڑھکر تھی جب دس برس کی ہوئی تو جیل سنگھ اُس کے باپ نے اُس کی شادی کی تیاری کی اور آخر فروری ۱۸۳۷ء کو اپنی موت کے تھوڑی مدت پہلے مہاراجہ رنجیت سنگھ کے بڑے بیٹے سے بھیرے دے دیئے رنجیت سنگھ کا یہہ وہ بیٹا تھا جو عنقریب پنجاب کا مہاراجہ بننے والا تھا شادی کا انعقاد مقام فتحگڈھ میں قرار پایا جو امرتسر سے قریباً ۱۰ میل کے فاصلے پر ہو اب امرتسر مشن نے وہاں اپنا بیرونی اسٹیشن بنایا ہوا ہو - فتحگڈھ کا قلعہ اب تک موجود ہی اور اُسکے میدان میں پیپل کے بڑے بڑے درخت - یہہ وہی پیپل ہیں جنکے نیچے چند کور بالپن میں اپنی سہیلیوں کے ساتھ بیاہ کے پہلے اور شاید پیچھے بھی کھیلتی رہی تھی - بیاہ کی دہوم دہام دیکھنے والے اب تک وہاں موجود ہیں اور بڑے شوق کے ساتھ اُسکی کیفیتیں بیان کرتے ہیں اُسدن رنجیت سنگھ کے خاص کشمیری خیموں اور لشکر ہی بڑے بڑے تنبوؤں نے قرب وجوار کے کھیتوں میں استادہ ہوکر جنگل میں منگل کردیا تھا اور سر آکٹرلونی صاحب بہادر نے بطور قائم مقام گورنر جنرل ہندوستان سے آکر رونق پر رونق بڑہادی ۔

جب چند کور ۱۰ سال کی ہوئی تو اُسکو ۱۱ فروری ۱۸۲۱ء میں لڑکا پیدا ہوا اور اُسکا نام نونہال سنگھ رکھا گیا چونکہ یہہ لڑکا ریاست کا شریک اور پنجاب کا والی ہونیوالا تھا اور ماں کے گھر بھی ایک ہی بیٹا تھا اسواسطے معاملات ریاست میں چند کور نے خود دخل دینا ضروری سمجھا اور حقیقت میں اُسکی دہاک بڑے زور شور سے پھیلتی گئی جون ۱۸۳۹ء میں رنجیت سنگھ اِس جہان سے رخصت ہوا اور اُسکی لاش کے ساتھ کم سے کم ۹ عورتیں جنمیں سے چار رانیاں اور پانچ گولیاں تھیں جیتے جی جلائی گئیں - کھڑک سنگھ چند کور کا خاوند اب پنجاب کا راجہ تو بن گیا مگر کرتا کیا بہت کم لیاقت اور نہایت کمزور تھا لاچار رانی کو ملک کی حکومت اور خود اُسکی نگرانی بھی کرنی پڑی اور اصل پوچھو تو اُسکی حکومت بھی کیا تھی گویا اوروں کی محکوم بنی تھوڑا عرصہ نہیں گذرا تھا کہ مفسدے اور خونریزیوں نے سر نکالا چنانچہ اِس دار وگیر میں اُسکا نوجوان بیٹا بھی کھلا کھلی شریک ہوا اُسوقت اُس نونہال جوانی کی عمر ۱۸ برس کی تھی ۹ تاریخ اکتوبر ۱۸۳۹ء کو دھیان سنگھ گلاب سنگھ اور اَور راجاؤں نے ملکر آدہی رات کو اپنے باپ کی خوابگاہ میں جا گھسا اور اُسکی آنکھوں کے سامنے اُسکے پیارے اور معتمد وزیر چیت سنگھ کا تلوار کے ساتھ کام تمام کیا ۔ ۴ نومبر ۱۸۴۰ء کو کھڑک سنگھ خود کہتے ہیں کہ زہر خورانی سے مرگیا اور لاش اُسکی دوسرے دن ہمراہی ایک جیتی رانی اور تین گولیوں کے پھونکی گئی ۔

دیکھئے قدرت کا تماشا کہ بیٹے نے بھی اُسی روز باپ کا ساتھ کیا یعنے جب نونہال سنگھ اپنے باپ کو جلاکر گلاب سنگھ کے بیٹے اودم سنگھ کے ساتھ قلعہ لاہور کے دروازہ کے اندر پاؤں رکھتا ہی تھا کہ اوپر سے دروازہ گر گیا اور دونو چور ہوکر راہی ملک عدم ہوئے - رانی کا اکیلا اور ہونہار بیٹا سارے ملک کی امیدگاہ تھا کیونکہ نہایت چالاک بڑا بہادر اور قوی جوان تھا اگر وہ زندہ رہتا تو پنجاب کی آیندہ کی حالت جیسی تب سے ہو گئی شاید کچھ اور کی اور ہوتی - غرض رانی کا خاوند اور اُسکا ایک ہی بچہ دونو پے بہم مرگ مفاجات کے پنجے میں مبتلا ہوئے - آخر وہ عورت تھی جب بے وارث رہگئی تو کچھ تعجب کی بات نہیں کہ اُسکا وہ حوصلہ ذرا عصمت میں بھی خلل آگیا (بشرطیکہ آگے عصمت کا خیال رکھتی ہو) اور ایسی آگ کے جوش سے جسکا ضبط رکھنا محال تھا اُسوقت کی عام پھیلی ہوئی بے اعتدالیوں میں پڑگئی ۔ باقی آیندہ

سوال وجواب

ایک خط منشی محبوب مسیح کا متضمن برسوال مندرجہ ذیل

ہمارے پاس پہونچا سو ہم بخوشی سوال مندرجۂ ذیل کا جواب سایل کو دیتے ہیں اور بہ نیت فایدہ خاص و عام اخبار ہیں درج کرتے ہیں تاکہ ناظرین بھی مستفید ہوں *

سوال۔ جس حالت میں نقل و عقل واسطے بہبودی دارین بنی آدم کے جناب باری سے مرحمت ہوئے ہیں پھر کیا وجہ کہ معقولات مخالف منقولات کے حکم دیتے ہیں مثلاً اکثر مسایل جو نقلاً واجب التسلیم ہیں عقل اُن کے تردید پر حکم دیتی ہے *

جواب۔ سوال آپکا تین حصص کو شامل اور متضمن ہے اول نقل و عقل واسطے بہبودی دارین بنی آدم کے جناب باری سے مرحمت ہوئے ہیں۔

دوم پھر کیا وجہ کہ معقولات مخالف منقولات کے حکم دیتے ہیں۔

سوم اگر مثال در باب ثبوت امور مذکورہ ہم اسبات کو بخوبی تسلیم کرتے ہیں کہ عقل خدا کی طرف سے انسان کی بہبودی کے واسطے مرحمت ہوئی ہے لیکن نقل کی نسبت عموماً یہہ بات صادق نہیں آسکتی کیونکہ نقل دنیا میں مختلف اقسام کی چل آتی ہے دینی دنیاوی پھر دنیاوی کئی قسم کی ہے ہم ان سب کی نسبت نہیں کہہ سکتے کہ سب خدا کی طرف سے ہے نقل اکثر عقل کا ہی نتیجہ ہوا کرتا ہے اور عقل کی مدد سے نکل آتی ہے صرف وہی نقل جو کتب بائیبل میں مرقوم ہوئی اُسی کو ہم خدا کی طرف سے مانتے ہیں اور سوا اُسکے اور سب نتیجہ عقل اور برآوردہ فکر ہیں۔

دوسرا حصہ سوال کا پھر کیا وجہ کہ معقولات مخالف منقولات کے حکم دیتے ہیں۔

اس حصہ کا بیان صفائی سے نہیں ہوا کہ کس معقولات اور کس منقولات میں باہم مخالفت ہے آپ کو بخوبی روشن ہوگا کہ عقول انسانی نہایت مختلف القوی ہیں یہاں تک کہ شخص واحد کی عقل حالت واحدہ پر نہیں رہتی کبھی کیسا اور کبھی کیسا حکم دیا کرتی ہے اور ایک عقل دوسری عقل سے موافقت نہیں کرتی اور یہہ بھی صدر میں مذکور ہوا کہ نقول بھی مختلف الاقسام ہیں تو اب ہم کس عقل کے نتیجہ کو کس منقول کے ساتھ مقابلہ کر کے کہیں کہ ان دونوں میں باہم مخالفت ہے غرض پہلے اسکے کہ معقول جواب دیا جاوے آپ اس کو صفائی سے مفصل بیان فرماویں۔ ہمارا تو عقیدہ یہہ ہے کہ کامل معقول اور کامل منقول یعنے کلام ربانی کے درمیان مخالفت واقعہ میں نہیں اور نہیں ہو سکتی اگر بہ نظر میں بئبل کے کسی مسئلہ اور معقول کے فیما بین اختلاف نظر آوے تو سبب اول یہہ ہوگا کہ عقل انسانی کامل اور یکساں نہیں اور بسبب ارتکاب جرایم کے کمزوری اور تاریکی سے بھر گئی جیسا تجربہ سے ہویدا ہے یہہ جو درمیان عقول مردم اختلاف مشاہدہ ہو رہا ہے کہ ایک آدمی ایک چیز کو پسند کرتا ہے دوسرا اُسکو ناپسند اور ایک نیک کہتا ہے اور دوسرا اُسکو بد یہی وجہ ہے۔

دوسرا سبب یہہ ہے کہ کامل منقولات جو کہ خداوند کے کلام میں درج ہوئے بعض اُن مسایل کو البتہ بعید از عقل کہا جا سکتا ہے یعنے اُنکی ماہیت کو عقل ہیولانی ادراک نہیں کر سکتی عقل انسانی صرف انہیں امور کا مقابلہ کر سکتی ہے اور انہیں پر رائے لگا سکتی ہے کہ اُس کی نظر میں ہیں لیکن خدا پاک کے کلام میں اس قسم کے امور کا مذکور ہوا جو انسانی عقل کی طاقت سے باہر ہیں پھر انسانی عقل خام اور محدود ہے اور خدا کی ذات و صفات جنکا اکثر بائیبل میں مذکور ہوا غیر محدود اس لئے عقل اُنکی ماہیت کو ادراک نہیں کر سکتی کوتہ نظروں کو مخالفت معلوم ہوا کرتی ہے جس حالت میں عقول انسانی ایسی محدود اور کم طاقت ہے کہ انسانی مصنوعات اور جسمانی چیزوں کو جو اُس کی نظر میں ہیں بخوبی دریافت نہیں کر سکتے چنانچہ اسحاق نیوٹن جو علوم عقلیہ میں طاق اور علوم متعارفہ میں شہرۂ آفاق تھا اخیر عمر میں کسی نے اُسکو کہا کہ تم نے علم کے سمندر کو طے کر لیا ہے اُس نے در جواب کہا کہ میں سمندر علم کے طے کرنے کا تو کیا ذکر ہے میں اُس کے اندر بھی نہیں گیا میں تو صرف اُس کے کنارے پر بیٹھا ہوا پتھر چنتا رہا۔ ایسا ہی اقرار بقون صاحب حکیم نے کیا اور اُنکی استعداد علم طبعی میں ایسی کامل تھی کہ اُنکو علم طبعی کا باپ کہا گیا تو بھی اُنہوں نے اپنی اُخری عمر میں یوں کہا کہ میں نے ایک گھاس تنکے کے ماہیت کو نہیں سمجھا ناپس اس صورت میں کہ عقول انسانی اور مدرکہ ہیولانی بیچ دریافت جسمانیات اور دنیاوی اشیا کے ایسے قاصر ہو تب ہم کسطرح امید کریں کہ روحانی امور کے ادراک میں کامیاب اور بالغ رس ہو جاویں سقراط حکیم افلاطون کے استاد نے درست فرمایا ہے کہ روح کے دریافت میں جب تک ہم کو آسمان سے روشنی اور ہدایت حاصل نہو تبتک ہماری عقل ضایع اور ناکارہ ہے۔

رہا تیسرا حصہ مثلاً اکثر مسایل جو نقلاً واجب التسلیم ہیں عقل اُنکے تردید پر حکم دیتی ہے۔ چونکہ اُسکی کوئی نظیر دکھلائی نہیں دکھلایا کہ اس مسئلہ میں عقل تردید کرتی ہے اس واسطے اس کے جواب میں مبادرت نہیں کی گئی امید ہے کہ آپ اگر غور سے بائیبل کے مسایل کو ملاحظہ کریں تو کوئی ایسا امر پیش نہ آوے گا جس کو عقل سلیم تسلیم نہ کر سکے جیسا مذکور ہوا ہاں ایسا ضرور ہو سکتا ہے کہ اُس کے دریافت سے عقل بسبب کمزوری اور تاریکی کے عجز کا اعتراف کرے *

منقولات

بقیہ رسالہ اظہار حق

حاصل یہہ ہی کہ بعض اشیا ایسی ہیں کہ اُن میں بمجرد وہم و اشتباہ کے احتیاط اولے ہی جیسا فروج و صدقات و کلمات کفر۔ حلت فرج میں اگر اشتباہ واقعہ ہوا ہیں مر احتیاط اولے ہی جیسا بخاری میں آیا ہی کہ ایک شخص نے آنحضرت سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ایک عورت کہیں سے آئی ہی اور کہتی ہی کہ میں نے تم دونو میاں بیوی کو دودھ پلایا ہی اور ہم جانتے ہیں وہ جھوٹی تھی پس آنحضرت نے فرمایا کہ کیف وقد قیل یعنی تو کسطرح اپنی عورت سے صحبت کریگا جب کہ یہہ اُسکے حق میں کہا گیا یعنے اشتباہ واقعہ ہوا پس اُس شخص نے عورت کو چھوڑ دیا اور جیسا کہ امام حسن رضی اللہ عنہ نے ایک کھجور مُنہ میں ڈالی تھی آنحضرت نے بسبب وہم صدقہ کے فرمایا کخ کخ یعنی نکال نکال اور جیسا کہ صحابہ کو منع فرمایا کہ کلمہ راعنا کا مت کہو کہ اُس میں اشتباہ کلمہ کفر ہو اور بعضے اشیا ایسی ہیں کہ اُن میں حکم فراخ ہو چشم پوشی اور درگذر کرنا اور تحقیقات کے پیچھے نہ پڑنا اُن میں ضرور ہی جیسا کہ مسایل مذکورہ بالا اور راستہ کے کیچڑ اور حوض تالاب کے پانی میں وغیر ذالک۔ صحاح میں ہی کہ حضرت عمر فاروق اور عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سفر میں ایک پانی قلیل پر تشریف لائے عمرو بن عاص نے پوچھا کہ اے پانی والے تیرے پانی سے کتے وغیرہ درندے پانی پیتے ہیں یا نہیں حضرت عمر نے فرمایا کہ پانی والے کو کچھ نہ کہو کیونکہ وہ اپنا حصہ پیتے ہیں اور ہم اپنا حصہ پیوینگے حاصل یہہ کہ اس کی تحقیقات نہ کرنی چاہیے اور بخاری میں حدیث ہی کہ صحابہ نے پوچھا یا رسول اللہ بعضے لوگ ہم کو گوشت دیتے ہیں اور ہم نہیں جانتے کہ وہ گوشت مذبوح باسم اللہ ہی یا نہیں حضرت نے فرمایا کہ تم بسم اللہ پڑھو اور کھاؤ اور تحقیقات نہ کرو اگر کوئی کہے کہ بے شک بات یہی ہی جو تم کہتے ہو لیکن مصلحت یہہ ہے کہ عوام کو حکم اور اجازت نہ دی جاوے کہ رفتہ رفتہ مختلط ہو جاینگے اور یہی قرآن شریف میں جابجا آیا ہی کہ یہود اور نصاری سے دوستی مت کرو اور کفار سے بیزار رہو اور احادیث میں بھی یہی واقعہ ہی کہ فساق سے میل مت کرو جواب مصلحت یہہ ہی کہ اصل مسئلہ کو پوشیدہ نہ کریں اور حق بات کو کھولدیں کیونکہ کتمان سے اسلام میں خلل واقع ہوتا ہی جبکہ ہند کے باشندوں نے یہہ مصلحت سوچکر حق کو ظاہر نہ کیا اور عوام کو کہ بسبب اختلاط ہنود اور دیکھنے چھوت بہیٹ لگنے کے یہود و نصاری اور کفار وغیرہ کے طعام کھانے سے انکار تھا متنبہ نہ کیا رفتہ رفتہ عوام کے دل میں جم گیا کہ اُن کے کھانے پینے سے اور چھوت چھات سے دین نہیں رہتا اور وہ آدمی دایرہ اسلام سے خارج ہو جاتا ہی گویا اس ترک کو رکن رکین اسلام سمجھ لیا طرفہ یہہ ہی کہ دیگر مشرکین جنکی نجاست منصوص ہی انما المشرکون نجس یعنی سوائے اسکے نہیں کہ مشرک پلید ہیں علی اختلاف الاقوال اور ذبیحہ اُنکا حرام بالاتفاق و بالاجماع اُنسے خلط ملط رکھتے ہیں اور اُنکی کسی شے سے پرہیز نہیں کرتے خنزیر اور جھٹکا کہا اُنکا پیشہ ہی اس سے صاف واضح ہی کہ یہہ لوگ دین منزل من اللہ کی پابند نہیں اپنے رواج و عادت کو دین سمجھ لیا ہی ایسا مشاہدہ اور تجربہ میں آیا ہی کہ عوام الناس ترک نماز و روزہ وغیرہ فرایض شرعیہ اور شرک مدزنا لواطت شراب خواری وغیرہ منہیات اور عقاید باطلہ کو منافی ایمان و اسلام کی نہیں سمجھتے اگرچہ کوئی عمر بھر ان امورات مذکورہ میں مبتلا رہے اُسکو کوئی الزام نہیں دیتا اور اُسکو اپنے دین سے خارج نہیں سمجھتا اگر اجیانا کوئی سہو و نسیان سے کہ سہو و نسیان بحکم حدیث صحیح کے امت محمدیہ سے مرفوع اور معاف ہی حقہ یا پانی جو ہڑے چمار کا پی لیوے یا اُسکے ساتھ چھو جاوے سب لوگ اُس سے بیزار ہوتے ہیں اور اُسکو دایرہ اسلام سے خارج سمجھ لیتے ہیں اور اُسکا حقہ پانی بند کر دیتے ہیں نہ آپ اُسکے ساتھ کھاویں نہ اُسکو کھلاویں بلکہ کنوے کے پانی بھرنے سے منع کریں اگر کوئی اُس کے ساتھ کھا بھی لے اُسکو بھی ویسا ہی قصور کریں پھر ہنود کی طرح دوش اُتارنے اور شدہ کرنے کے فکر میں رہیں آخر علما کے پاس جاتے ہیں اور سفارشا کہتے ہیں کہ اُس نے بھولکر چوہڑے کا حقہ پی لیا ہی اُس کو کسی طرح پھر مسلمانوں میں ملا لو عالم کہتا ہی کہ یہہ لایق سزائے ڈنڈ و جرمانہ کے ہی بیس آدمی کو روٹی کھلاوے اور پچیس کو کپڑا پہناوے روزے رکھے نہا دہو کر کلمہ پڑھے غرض کہ ایسی بے اصل باتیں کرنی اور نئی شریعت نکالنے میں نہیں شرماتے بلکہ دین محمدی کو بٹہ لگاتے ہیں اور یہہ بات تمام دیہات ہند میں مروج ہی ماہرین قرآن کو معلوم ہی کہ اللہ تعالے نے نئی شریعت بنانے والے پر بڑا انکار کیا ہی اُسکو افترا علی اللہ نام رکھا آیات کے ذکر کرنے سے طوالت کا خوف ہی اشارت پر قناعت کیجاتی ہی +

جائے غور و انصاف ہی کہ مصلحت مسئلہ ظاہر کرنے میں ہی یا چھپانے میں اور مفسدہ عظیم اس میں پیدا ہوتا ہی یا کہ اُس میں ہم مسایل کے ظاہر کرنے پر مامور ہیں کوئی ہدایت قبول کرے یا نہ کرے اللہ تعالی آنحضرت کو فرماتا

ہر دو ما انت علیہم بوکیل لست علیہم بمصیطر علاوہ بیہہ ہی کہ مصلحت اندیشی امور دین میں پیغمبر کا کام ہی کہ سو یہ وحی ہی اور انکار اُس کا ممکن نہیں اگر زید نے ایک مصلحت سمجھی اور عمرو نے دوسری مخالف اور معارض اُسکی ترجیح بین المصلحتین دشوار ہوگی مثلاً رسول خدا نے اِس مصلحت سے کہ میری امت میں مثل کفار سورج کی پرستش نہ کریں وقت طلوع و استوا اور وغروب آفتاب مطلق نماز سے منع کر دیا اور کسی کو جایز نہیں کہ ایسی مصلحت سوچکر ظہر کی نماز یا ضحی یا تہجد وغیرہ سے منع کرے علی ہذا القیاس ایسی اور بہت نظایر ہیں بڑے تعجب کی بات ہی کہ اصول شریعت کے چار مقرر ہیں بلکہ عند التحقیق وہی ہیں کتاب اور سنت اور پانچواں اصل یعنے مصلحت وقت بھی اُن میں شامل کیا گیا علما حنفیہ وغیرہ پر رحمۃ اللہ علیہم کہ قیاس اور استصحاب اور استحسان کو دلیل مسایل فرعیہ میں لاتے ہیں کس قدر انکار اور طعن سے نعوذ باللہ پیش آتے ہیں اب اُن حضرات پر طعن کیا رہا +

معزولی مہاراجہ صاحب برودہ

از شعلۂ طور کانپور

۲۳-اپریل ۱۸۷۵ء کو مہاراجہ صاحب والی بڑودہ گدی سے اُتارے گئے اور گوروں کی حراست میں الہ آباد میں پہنچائے گئے سُنا جاتا ہی کہ قلعہ چنار میں مہاراجہ صاحب قید رہینگے +

جو اشتہار مہاراجہ صاحب کی معزولی میں منجانب وایسرائے وگورنر جنرل کشور ہند مشتہر ہوا ہی ہم واسطے ملاحظہ ناظرین درج کرتے ہیں +

اشتہار

۲۳-اپریل ۱۸۷۵ء-مقام شملہ

واضح ہو کہ حضور ملہر راؤ گیکوار جو اپنی حکومت اور انتظام ریاست برودہ سے معطل کئے گئے ہیں اور برودہ کا انتظام عارضیًا سرکار نے اپنے ذمہ لے لیا تھا تا کہ عام طور سے تحقیقات کی جائے اور صحیح بات دریافت ہو کہ جو الزام حضور موصوف کی نسبت تھا کہ اُنہوں نے ترغیب دیگر کرنیل آرفیر صاحب قایم مقام رزیڈنٹ برودہ کو جو سرکار کی طرف سے مقرر تھے زہر دینے کا اقدام کرایا یہہ تحقیقات اِس غرض سے ہوئی کہ حضور موصوف کو اِس الزام سے بری ہونے کا ہر ایک طرح سے موقع ملے +

بعد ختم ہونے کارروائی کمیشن کے گورنمنٹ ملکہ معظمہ نے اِس بات پر بخوبی غور کیا کہ آیا حضور ملہر راؤ گیکوار کو برودہ کی حکومت اور گدی پھر دیدیجاوے یا نہیں +

از بسکہ ممبران کمیشن کی رائے مختلف تھی لہذا گورنمنٹ ملکہ معظمہ نے اپنا فیصلہ ممبران کمیشن کی تحقیقات اور رپورٹ پر نہیں کیا اور نہ یہہ تصور کیا کہ اِس تحقیقات کا نتیجہ یہہ تھا کہ اُس تہمت کی صحت کیجائے اور نہ اُنہوں نے یہہ قیاس کیا کہ اِس تحقیقات کے نتیجہ سے کوئی صحیح بات دربارہ اُس الزام کے جو اُنپر لگایا گیا ہو دریافت ہوئی ہی +

پس بعد غور کامل کے کل معاملات پر جنکا وقوع اُس وقت سے ہوا ہی جسروز ملہر راؤ گدی پر بیٹھے جب سے اور اب تک اُنکی مشہور بد چلنی نہایت بد انتظامی اور بظاہر نالایقی کے خیال سے اور نیز گورنمنٹ انڈیا کی رائے پر بھی غور کیا گیا کہ اگر حضور ملہر راؤ کو پھر گدی دیجیگی اور اختیارات سپرد کئے گئے تو بڑودہ کے باشندوں کے حق میں نہایت مضر اور نامناسب ہوگا دربارہ دوستی اور اتحاد کے جو کہ درمیان گورنمنٹ انگریزی اور ریاست برودہ کے ہی گورنمنٹ ملکہ معظمہ نے فیصلہ کیا کہ حضور ملہر راؤ گیکوار گدی سے اُتارے جائیں اور وہ اور اُنکی صلبی اولاد ہمیشہ کے لئے اُنکل حقوق اور اعزاز اور رعایتوں سے جو اِس گدی سے متعلق ہیں محروم کئے جائیں +

لہذا حضور گورنر جنرل باجلاس کونسل حکم دیتے ہیں کہ حضور ملہر راؤ گیکوار ریاست برودہ کی حکومت سے علحدہ کئے گئے اور وہ اور اُنکی صلبی اولاد محروم کی گئی کل حقوق اعزاز اور رعایتوں سے جو گدی سے متعلق ہیں ملہر راؤ اپنے رہنے کیواسطے کوئی جگہ عملداری سرکار میں تجویز کرینگے لیکن ایسے مقام کی منظوری و نامنظوری گورنمنٹ انڈیا کے اختیار میں ہی جس مقام کو گورنمنٹ منظور کریگی وہاں حضور گیکوار معہ اپنے اہل و عیال کے قیام کرینگے کچھہ نوکر بھی بقدر مناسب اُنکے پاس رہینگے اور آمدنی برودہ سے ایک تنخواہ مناسب مقرر ہوگی +

ملکہ معظمہ نہایت رحمدلی سے دربارہ ہندوستانی انتظام ریاست برودہ میں فرماتی ہیں اور بلحاظ خیر خواہی حضور کھانڈیراؤ متوفی کے جو اُنہوں نے ۱۸۵۷ء میں کی تھی حضور ملکہ معظمہ نے اُنکی بیوہ کی درخواست منظور کی اور رانی جمنا بائی کو اختیار دیا گیا ہی کہ وہ سابق گیکوار کے خاندان میں سے اُس شخص کو متبنی کریں جسکو گورنمنٹ انڈیا نہایت لایق سمجھہ کر منتخب کرے اُسی شخص کو برودہ کی ریاست عطا ہوگی - جو باتیں ضرور ہیں وہ فوراً عمل میں آئینگی اور ملکہ معظمہ کے حکم کی تمام و کمال تعمیل ہوگی اِس عرصہ میں حسب اجازت مہاراجہ اندور سری مادہو راؤ کے سی ایس آئی وزیر اعظم اندور فوراً برودہ کو اُسکے انتظام کے واسطے بطور وزیر اعظم کے مقرر ہو کر روانہ ہونگے اُنکو صاحب ایجنٹ گورنر جنرل و اسپیشل کمشنر برودہ سے ہر ایک امر کی ہدایت ملیگی +

برودہ کی گدی عطا کرنے میں کسی طرحکی تبدیلی عہد نامہ

جس مصلحت اندیشی سے یہہ سمجھا جاتا ہے کیا معاذ اللہ شارع حقیقی کو اسکی خبر نہ تھی کہ کھانے پینے کے امور بلکہ ازدواج کو جائز رکھا حاشا اللہ ایسی مصلحت اندیشی سے خدا بچاوے ۱۲ منہ سلمہ

میں ظہور ہوگی جو عہد نامہ فی ما بین سرکار انگلشیہ اور ریاست بڑودہ کے ہوا وہی بدستور قایم رہیگا اور جدید گیکوار کے ساتھ کل مراعات اور اعزاز جو گیکوار بڑودہ کے واسطے ملحوظ ہیں اور جنکا تذکرہ سند لارڈ کیننگ صاحب مورخہ ۱۱ مارچ سنہ ۱۸۶۲ء میں ہی عمل میں آئیگی +

حسب الحکم حضور ویسرا اور گورنر جنرل ہند باجلاس کونسل۔ دستخط سی یو ایچیسن صاحب سکرٹری گورنمنٹ ہند

مورخہ ۱۹ - اپریل سنہ ۱۸۷۵ء

مراسلات

بقیہ (خود غلط بود آنکہ ما پنداشتیم)

جو ہم اپنے کفارہ کی مقبولیت کی یہہ بدیہی علامات دیکھکر بھی ایمان بنجات کو بغیر اشتباہ کا مقید رکھیں تو اُمید (جزو ایمان) کی جان پر ستم کرنیوالے ہونگے۔ جسطرح اگلے زمانہ کی قربانیاں باوصف آسمانی آگ سے بھسم ہو جانیکے بجسی نحوست کی نشانی بلکہ اُنکے گذراننے والونکی مقبولیت اور معاصی سے رستگاری کی دلیل سمجھی جاکر نہایت مبارک اور سعد اکبر خیال کیجاتی تھیں تو پھر اب کیونکر ممکن ہو کہ کفارہ مسیح الانسان کو مقبول سمجھکر اُسپر ایمان لانیکے باعث بجائے اطمینان بنجات اور وصل باریکے تذبذب اور بے ایمانیونکی سیخونکا اپنی عقل اور فہم کو کباب سمجھیں +

گو آیندہ کسی تصریح مزید کی ضرورت نہ تھی مگر اعتراض کا تجزیہ کہ الوہیت مسیح کا انکار ایک ایسا وبال نہیں کہ جو صرف خرابی عقبیٰ ہی پر کفایت کرے بلکہ عقل سلیم سے بھی باریک بینی کی قوت سلب کر لیتا ہو لہذا بیان بالا سے جو کچھ نتایج حاصل ہو کسی قدر اُنکی وضاحت بھی مناسب معلوم ہوتی ہے جب مسیح الانسان کا کفارہ وقت نفس الامر میں متبرک ہو جانا عین اُسکی اور ہماری سعادت کا باعث ثابت ہوگیا تو اعتراض اول کا ضمیمہ اور دوم جو اول سے متعلق تھا خود بخود دفع ہوگیا رہا سوم +

ہم کب کہتے ہیں کہ مسیح بندہ نہیں کامل انسان انسانیت میں عبد محض مگر تاہم اس سے انکا بالوہیت کا نتیجہ نکالنا ہمارے اصول دین سے معترض کی ناواقفیت کا موجب ہے جسطرح مسیح کفارہ کے وقت کامل انسان تھا اُسی طرح الہ کامل بھی تھا لیکن صلیب کے وقت اُسنے اپنی الوہیت کے مقابل تعلق ربوبیت کو وہ متانت کلام قایم رکھنے کیلئے اُس بیان مظہر عبدیت میں مخلوط کیا کہ جو اُس مفضل کے شاہزادہ اور برگزیدہ عالم کی عظمت لسانی کا سامان تھی اور اگر عین کفارہ گذرتے وقت تعلق ربوبیت جسم مسیح سے فک ہو جاتا تو پھر وہی قباحت باقی رہجاتی کہ جسکے لئے پروردگار عالم کو پھر انسان بننے کی ضرورت پڑی۔ یعنی خدا واجب تھا اور اُس کی ہستی کے ساتھ وجوب عدالت بھی لابدی تھا اور وجوب کا ممکن اور قدیم کا حادث میں کمال محال تھا۔ اگر الوہیت کسی وقت جسم مسیح سے جسمانیت کی طرح جدا ہو جاتی تو ممکن محض پھر عدالت واجب کے تعمل کے ناقابل ہوجاتا اور محال تھا کہ خالی جسمانیت مسیح بغیر اقتران الوہیت کے اتنے بڑے قہر الٰہی کی بھڑکتی ہوئی آگ کا تحمل کر سکتی مگر اُسوقت انسان مسیح آتش قہر الوہیت میں تپ گیا تھا لیکن ایک آہن پارہ تھا جو آگ میں سُرخ ہو جانیکے باعث لوہا بھی تھا اور آگ بھی تھا۔ اُسکو آگ کہنا بیجا تھا اور نہ لوہا وہ تو خطابونکا وہبی طور پر مستحق تھا۔ آتش قہر الٰہی کے مقابل ساری چیزیں طرفۃ العین میں جل جانیوالے خس و خاشاک کی مانند ہیں مسیح ایک خاص الٰہی لوہا تھا کہ اُس آگ کا اچھی طرح متحمل ہوا پس ثابت ہوا کہ جس طرح وہ جسم میں علی وجہ الکمال ہمسا تھا مگر الٰہی جوہر بھی تھا +

اب بھی اگر معترض ان عقلی دلایل کو نہ تسلیم کرے تو ہمارا کیا قصور اُنکے فہم کی خوبی ہی پہلے اُس سے چاہیے کہ الٰہی ماہیت کی دریافت سے اپنے ایمان کو وابستہ کر دے اور اس اعتراض کا جواب سوچے کہ خدا کی ایک صفت کا انکار بھی کفر ہی جب کسی نے کہا کہ خدا رحیم ہے اگر عدو در قول کے وقت قایل کی ضمیر اپنے قول کے تصدیق میں مصروف نہ ہو تو انکار فی الباطن ہوکر وہ کلمہ نفاق کی حیثیت پر آجاتا ہے اور جو دل و زبان دونوں اُس اقرار سے مترنم ہیں تو ایک وقت اور ایک مکان میں دوسرے خیال کا شمول اور اشیا کے مداخل منع ہے پس لازم ہوا کہ معترض صاحب خدا کو زبان سے رحیم کہتے اور دل سے تصدیق کرتے ہوئے دوسری صفات باری سے الگ ہوگئے اور کفر لازم پھر خدا کی صفات کا انکار ذات پر موثر ہوگیا۔ معترض صاحب کو جواب میں یہی کہنا پڑیگا کہ باوصف اس اعتراض کے ایمان قایم رہتا ہے گو اپنے تقریر سے الزام رفع نہیں کر سکتے +

صلیب کے وقت انسان مسیح بنی آدم کیطرف سے عدالت الٰہی کو پوری کر رہا تھا اور لفظ ایلی کے تکرار سے اُسنے ہمارے لئے اپنی ہستی کی ایک کشاف تفسیر کر دی اور اس سے اُس کی قدرت الٰہی معلوم ہوتی ہے کہ اُسنے سارے استقبالی شبہات کو اپنے علم کامل سے دریافت کرکے ایسا قطع کیا کہ اب کسی قسم کے مظنونات فاسدہ دین کے بارہ میں سچے عیسائیونکی ہر چند گرد پھٹک پانیکی مجال نہیں رکھتے۔ اظہار کمال انسانیت اُسنے ایلی کہا اور گناہ میں ساری نوع انسان کا قایمقام ہونیکے باعث غیریت اور عبودیت استعمال کی اگر اُسوقت ربوبیت کا اپنے بیان میں اختلاط جایز رکھتا تو عدالت کی پیروی مشتبہ ہو جاتی چنانچہ جب گناہ ہونکا جس قدر

عذاب کفارہ انسان مسیح پر عدالت الٰہی سے ہونیوالا تھا تمام و کمال گذر لیا تو پھر اُسنے اپنا مرتبہ ظاہر کیا اور یسوع نے بڑی آواز سے چلا کر کہا اے باپ تیرے ہاتھوں میں اپنی روح کو سونپتا ہوں اور یہہ کہہ کے جان دی + لوقا ۲۳ باب ۴۶

والسلام علیٰ من اتبع الہدیٰ +

اخبارات ملکی وولایتی

چوری- ایسٹ انڈیا ریلوے کے جو درمیان ممالک مغربی کے واقع ہو سال گذشتہ میں ۴۰۰۰ آہنی پہئیے چوری گئیں +

فیاضی مہاراجہ صاحب بہادر والی کشمیر نے ایک مکان شفاخانہ چرچ مشن کو دیا ہے- سال گذشتہ میں بھی ایک مکان مہاراجہ صاحب نے دیا تھا شفاخانہ بڑی رونق پر ہی چنانچہ سال گذشتہ میں ۲۰۰۰ بیماروں کا علاج کیا گیا +

قحط روم ٹرکی نہایت رنج آلودہ یہہ خبر سنی گئی کہ ٹرکی روم میں بہت غریب آدمی ایک برس سے زیادہ خرابی کی حالت میں پڑے ہوئے ہیں بہوئے انگور کے بیج بلی کتے کا گوشت کھا کر زندگی بسر کرتے ہیں- اِس صدمہ سے گھر کے گھر برباد ہو گئے ایک شخص نے کمال محتاجی کی حالت میں غلبہ گرسنگی سے عاجز آکر اپنے تئیں بچوں کو دریا میں ڈبو دیا اتفاقاً کوئی شخص کھڑا ہوا یہہ حال دیکھ رہا جب وہ بچے بچکر بہنے لگے تو اُسنے دوڑ کر اُنکو زندہ اور سلامت نکالا- کہتے ہیں کہ عیسائیوں کا مشن غریب لوگوں کو یہاں بڑی مدد دے رہا ہی +

جنگ برہما صاحب انڈین پبلک اپینین تحریر فرماتے ہیں کہ گورنمنٹ ہند عنقریب فیصلہ اِس امر کا کریگی کہ آیا شاہ برہما سے جنگ کی جاوے یا نہ کی جاوے انتظار صرف بعض پیغامات کے جواب کا ہی جو ملک برہما سے آنے والے ہیں +

سرکار کی توجہ- گورنمنٹ مدراس نے ارادہ کیا ہی کہ دیسی لوگوں کو فنون کاشتکاری علمی طریق پر سکھلائے جاویں +

یارقند سے خبر آئی ہی کہ جناب مسٹر شا صاحب و سکالی صاحب کی خاطر تواضع والے یارقند اچھی طرح سے کرتا ہی جو شفاخانہ سکالی صاحب نے یارقند میں جاری کر رکھا ہے آجکل کامیابی پر ہی ڈیڑھ مہینے میں ۶۰۰ سے زیادہ بیمار شفاخانہ میں آئے ان میں قریب ثلث کے مستورات کا علاج ہوا +

جلسہ مدرسہ نسوان ۱۷- اپریل سہ روان روز دوشنبہ بمقام لکھنو لال باغ میں مدرسہ نسوان عیسائی کا سالانہ جلسہ ہوا- مس تھوبرن صاحبہ مہتمم مدرسہ مذکور کا انتظام قابل تعریف تھا- مکان مدرسہ فرش میز کرسی وغیرہ سے آراستہ شاگردہ لباس تکلف سے پیراستہ جناب صاحب چیف کمشنر بہادر میر مجلس صدر میں کرسی پر جلوہ گر تھے دہنی جانب صاحب کمشنر بہادر و صاحب ڈپٹی کمشنر تھی پادری سمور صاحب نے زبان انگریزی میں دعا مانگی پھر کارروائی جلسہ شروع ہوئی لڑکیوں نے یک زبان ہو کر کمال خوش الحانی سے گیت گایا مس ٹرلی صاحبہ نے باجا بجایا بعض لڑکیوں نے زبان انگریزی اور بعض نے اردو میں مضامین تحریری پڑھے سامعین نہایت محظوظ ہوئے ایک لڑکی نے ہندوستان کا جغرافیہ منظوم- اور دو سری نے درس منظوم نہایت فصاحت و خوش بیانی و شیریں زبانی سے پڑھ کر سنایا حاضرین مجلس کو پسند آیا- واقعی یہہ جلسہ بے نظیر تھا مجمع کثیر تھا +

آبادی- جرمن میں آبادی جہان کے نقشے جو چھپے ہیں اُن سے واضح ہوتا ہی کہ دنیا کی آبادی ایک ارب انچاس کروڑ دس لاکھ تئیس ہزار آدمیونکی ہی لکھا ہو کہ ہندوستان جہان کے حصوں میں آباد ہی چنانچہ اُسکی آبادی پچیس کروڑ آدمیونکی بیان کی گئی ہی اور چین کی آبادی چونتیس کروڑ کی ہی +

خبر ہی کہ جناب سر ہنری ڈیوس صاحب بہادر لفٹنٹ گورنر پنجاب کی میعاد ملازمت کے ختم ہونے پر جناب ممدوح سے درخواست کی جاویگی کہ ایک سال اور اپنے عہدہ کا کام انجام دیں +

ہیضہ- اِس سال ہیضہ کا جس قدر زور شور سنا جاتا ہی قبل ازیں ہندوستان میں کسی سال میں ایسی شدت سے نہیں ہوا +

بمبئی- بمبئی میں پریسیڈنسی کے اکثر حصوں میں ژالہ باری ہوئی ہے +

تحفہ- انڈین مرر میں لکھا ہی کہ حضور ملکہ معظمہ نے ایک جلد پرنس البیرٹ یعنے اپنے شوہر مرحوم و مغفور کی تواریخ کپتان کلارک صاحب کے ہاتھ جو کہ نظام کے معلم ہیں مسٹر جمشید جی جیجے بہای- سی ایس آئی کو بھیجی ہی +

راجہ کوچین کو جو زہر دینے کی خبر شایع اکثر اخباروں میں ہو چکی- اب صاحب وکیل ہندوستان اُسکے بارے میں لکھتے ہیں کہ یہہ خبر غلط ہی +

کابل صاحب انڈین پبلک اپینین لکھتے ہیں کہ امیر صاحب والی کابل سردار عبد اللہ جان ولیعہد کو ہرات کا گورنر مقرر کرنا چاہتے ہیں +

لنڈن- آجکل لنڈن میں دین عیسوی کا بڑا چرچا ہ

رغبت ہو رہی ہی چنانچہ جو دو صاحب امریکہ سے آج کل لنڈن میں تشریف لائے ہیں منادی کرتے ہیں اور ان کی منادی میں ہزارہا آدمی شامل ہوتے ہیں۔ ایک مکان جس میں منادی ہوتی ہی بڑا وسیع ہے ۱۸۰۰۰ کرسی اُس مکان میں رکھی ہیں اور بالاخانہ میں بھی بہت جگہہ ہی جس وقت منادی ہوتی ہی تو ایک دوسرے کو جگہہ نہیں ملتی اور خلقت جوق جوق آتی ہے +

امریکن مشن لکھنو۔ مشن رپورٹ لکھنو ۱۸۷۴ء سے معلوم ہوا ہی کہ ۲۰۵ آدمیوں کو اصطباغ دیا گیا جنہیں نصف چھوٹی عمر کے لڑکے ہیں۔ مگر ان میں سے بعض یوروپین بعض یوریشین۔ ضلع روہیلکھنڈ کے ہندو اور مسلمانوں کے درمیان ۲۲۴ مرد و عورت اور ۱۷۰ چھوٹی عمر کے لڑکے عیسائی ہوئے +

صاحب رپورٹ لکھتے ہیں کہ اُنکی بابت پادریوں کو سوائے تلقین دینی و دنیوی کے اور کچھہ معاونت نہیں چاہئے کیونکہ یہہ لوگ خود ہی اپنے اپنے کاموں میں مشغول رہتے ہیں +

فصل۔ اول اپریل تک تمام ملک ہند کی فصل کی بابت جو رپورٹ ہوئی ہے اُس سے معلوم ہوا کہ مدراس اور میسور میں ہر جگہہ پانی برس گیا ہی اور مالدہ اور ضلع گوداوری میں بھی بارش ہوئی ہی اور شمالی ہند میں سوائے بنگالہ اور آسام کے جنکی رپورٹ ابھی تک پہونچی نہیں کوئی خبر پانی برسنے کی نہیں آئی اور ممالک مغربی و شمالی کے اضلاع جنوبی اور مشرقی اور اضلاع وسط ہند میں فصل ربیع تیار ہو چکی ہی اور ممالک مغربی و شمالی کے باقی حصہ میں فصل تیار ہی اور عموماً فصل کی امید بہت خوب ہی اور مالوہ کی افیون کو کچھہ نقصان نہیں پہنچا ہی +

سُنا جاتا ہی کہ بنگلور کے توپخانہ میں بہت توپیں آجکل تیار ہو رہی ہیں اگر ضرورت ہوئی تو برہما کو روانہ کیجا دینگی اور جو کہ اہالیان دولت انگلشیہ نے شملہ سے برہما کو کچھہ لکھا ہی ایسا معلوم ہوتا ہی کہ جناب سر ڈگلس فورسایتھ صاحب بہادر کی روانگی میں کچھہ توقف ہوگا +

مدراس سے خبر آئی ہی کہ کئی توپخانوں کو رنگون کے جانے کا حکم ہوا ہی اور پلٹن نمبر ۵۰ کے کچھہ حصہ کو جزایر انڈمان جانیکی اجازت ہوئی ہی +

مقدمہ رکھبیر سنگھ۔ اس فرضی راجہ کا مقدمہ ابھی تک فیصل نہیں ہوا ہی۔ ۲۲ اپریل ۱۸۷۵ء کو جو تحقیقات ہوئی تو یہہ شخص قوم کا سکھہ ہوشیارپور کا باشندہ ظاہر ہوا اور اُسکے والدین حسب طلب صاحب مجسٹریٹ بہار بلوائے گئے تو اُنہوں نے بھی ہوشیارپور سے آن کر شناخت کری اور گواہوں نے بھی پہچانا کہ ضرور یہہ بہاں سنگھ قوم سکھہ ساکن ہوشیارپور ہی اور اُسنے خود اپنے فرضی راجہ ہونیکا اقرار کیا +

شہزادہ ویلس کا خرچ جو کچھہ بابت آمد و رفت از انگلنڈ ہوگا جناب لارڈ نارتھہ بروک صاحب گورنر جنرل کشور ہند اپنے پاس سے دینگے کیونکہ اخبار انگلشمین لکھتا ہی کہ شاہزادہ صاحب صاحب ممدوح کی تحریک سے ہندوستان میں تشریف لاتے ہیں +

ہیضہ۔ ممالک مغربی و شمالی اور اضلاع ممالک متوسط و بنگال میں ہیضہ کا زور ہی چنانچہ بھوال وغیرہ دیہات ضلع بنگال میں بڑا غلبہ کر رہا ہی اور دیہات کے لوگ اپنی اپنی جگہہ چھوڑ دوسرے علاقوں میں جہاں صورت امن کی ہی جاتے ہیں۔ الہ آباد جونپور بستی مرزاپور اعظم گڈھ بنارس کانپور فتحپور آگرہ میں بہت ہیضہ پھیل گیا ہی اللہ اپنا رحم فرمائے +

ملک اشانٹین میں ایک مشن کھولا گیا ہی +

شہزادہ آرتھر صاحب فرزند خورد جنابہ ملکہ معظمہ آجکل ملک کنعان کا سیر کر رہے ہیں +

افسوس لارڈ ہوبرٹ صاحب گورنر مدراس نے ۲۸ اپریل ۱۸۷۵ء کو انتقال کیا۔ اور بجائے صاحب موصوف کے جناب انریبل روبسن صاحب قایم مقام ہوئے +

تنگو علاقہ برہما میں چوہوں کی کثرت سے قحط پڑ گیا ہے کاشتکاری کو انہوں نے بہت نقصان پہنچایا ہی +

لودیانہ یہہ ہفتہ بھی گرد و غبار میں آلودہ رہا + چوڑے بازار میں ایک بساطی کی دوکان میں آگ لگی جس سے دو دو دکانوں کا نقصان ہوا۔ متصل ہی ایک حلوائی کے مکان کو خفیف سا صدمہ پہنچا بساطی کا قریب پانچسو روپیہ کے نقصان ہوا +

اسی ہفتہ میں ایک جگناتھ نامی حلوائی کی دوکان محلہ مالیگنج میں آگ لگی پولیس والوں نے وہاں پہ کوشش کر کے آگ ٹھنڈی کر دی۔ غرض کئی جگہ آتش زدگی ہوئی +

۶ مئی سے کچہری صبح کو ہونے لگی ہی اگرچہ حکام کو آرام ہی مگر رعایا کو تکلیف کیونکہ مقدمہ کیواسطے ایک روز پیشتر شہر کو آنا پڑتا ہی +

۳ مئی سے صاحب کمشنر بہادر واسطے انفصال مقدمات سشن کے یہاں رونق افروز ہیں +

ایک شہزادہ صاحب نے اپنے ملازم کے سر میں ایسی ضرب لگائی کہ دو روز تک برابر خون جاری رہا۔ اب مقدمہ

مطبع امریکن مشن لودیانہ میں باہتمام پادری ویری صاحب کے چھپا